21413-طلاق کے متعلق سوالات

سوال

1 یورپ میں جو علیحدگی معروف ہے کیا وہ اسلام میں جائز ہے ؟

ایک مسلمان شخص اوراس کی بیوی یورپ میں اپنے بچوں سمیت رہائش پذیر ہیں، اور حقیقی طور پر طلاق کا سوچ رہے ہیں، ایک شخص نے ان کو تجویز دی کہ پہلے وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں خاوند قریب ہی کہیں دوسری جگہ رہائش اختیار کرلے، اس لیے کہ ابھی وہ دونوں شادی کے بندھن میں ہیں اس لیے اسکا کسی بھی وقت گھر آنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی، اوراس طرح وہ اپنے خاندان پر ہر اعتبار سے خرچ بھی کر سکے گا.

2 پہلی طلاق کی عدت کب ختم ہوگی ؟ آیا تیسرا حیض ختم ہونے کے بعد یا کہ چھوتھا حیض شروع ہونے کے وقت ؟

3 عدت کے دوران عورت کیا کچھ کر سکتی ہے، جو طلاق پر اثرانداز نہ ہو، مجھے یہ علم ہے کہ جنسی تعلقات قائم کرنے تو اثرانداز ہوتے ہیں، لیکن بوس وکنار کے بارہ میں کیا حکم ہے آیا یہ بھی اثرانداز ہوتا ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اما بعد :

پہلے سوال کا جواب تو حالت مختلف ہونے کی بنا پر جواب بھی مختلف ہوگا :

چنانچہ اگراس فعل سے مراد تعلقات میں جو خرابی پیدا ہوئی ہے اس کی حدت میں کمی کرنا ہے، اوراس کے بعد حالات صحیح ہونے کی صورت میں دوبارہ واپس آجائے یا پھر وہ ایک دوسرے سے دور رہنے کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ان پر اور اولاد پر کیا اثرات پڑتے ہیں تا کہ کوئی فیصلہ کرنے میں مدد ومعاون ثابت ہوں، اور وہ اس مؤقت دوری پر راضی ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر انہوں نے یہ فیصلہ اور ایک دوسرے سے علیحدگی بغیر طلاق کے کیا ہے تو کہا جائیگا کہ : اس علیحدگی کی بنا پر عورت کا جو حق فوت ہو رہا ہے اگر عورت اس سے دستبردار ہو جاتی ہے، اور خاوند بھی اس کے حقوق سے دستبردار ہو جاتا ہے، اور وہ دیکھتے ہیں کہ ان دونوں اور بچوں کی مصلحت بھی اسی میں ہے، اور پھر جہاں عورت اوراس کی اولاد رہتی ہے وہ پرامن ہے ضائع ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تو پھر ان شروط کے ساتھ جائز ہے.

لیکن اگر عورت معاشرت زوجیت کی محتاج ہے، اور خاوند اسے نہیں کرنا چاہتا، یا پھر یہ خدشہ ہو کہ اس سے کوئی ایسی چیز پیدا ہو جائیگی جس سے عورت کی عفت و عصمت میں شک پیدا کر دیگی اوراس طرح کا کوئی سبب ہو تو وہ اسے طلاق دے دے، اور اپنی اولاد کے اخراجات برداشت کرتا رہے.

واللہ اعلم.

دوسرا سوال :

اس مطلقہ عورت کی عدت جسے حیض آتا ہو، اور خاوند نے اس سے دخول بھی کیا ہو اور وہ حاملہ نہ ہو اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے :

اکثر اہل جن میں معاصر علماء مثلا شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں نے راجح یہی قرار دیا ہے کہ تین حیض ختم ہونے سے عدت ختم ہو جائیگی، لہذا جیسے ہی تیسرا حیض ختم ہوا اس کی عدت ختم ہو جائیگی.

کبار صحابہ کرام مثلا عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا قول یہی ہے، اور ابن قیم رحمہ اللہ نے ابو بکر اور ابو موسی رضی اللہ عنہم وغیرہ سے یہی نقل کیا ہے.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (310/3) اور فتاوی الطلاق فضیلۃ الشیخ ابن باز (193) اور جامع احکام النساء (243/4).

تیسرا سوال :

رجعی طلاق والی عورت کے لیے اپنے خاوند کے سامنے آنا اور اس کے لیے خوبصورتی اختیار کرنا اور خوشبو وغیرہ لگانا جائز ہے، اور اسے خاوند سے بات چیت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھنا اور ہر کام کرنا جائز ہے صرف جماع یا جماع کے دواعی کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ تو رجوع کے وقت ہوتے ہیں"

الشیخ ابن عثیمین.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (310/3).

اس لیے اگر خاوند نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا یا اس کو اپنے ساتھ لگایا اور اس میں وہ رجوع کی نیت رکھتا ہو تو بغیر کسی اختلاف کے رجوع صحیح ہے، اور اگر رجوع کی نیت نہ رکھے تو پھر بعض علماء کرام اسے جائز سمجھتے ہیں کیونکہ وہ اس کی بیوی ہے، لیکن اس سے رجوع حاصل نہیں ہوگا.

اور بعض علماء کرام کا خیال ہے کہ بوس وکنار اور اپنے ساتھ لگانا وغیرہ جماع کے دوسرے ابتدائی کام کرنے سے اگر وہ رجوع کی نیت نہیں رکھتا تو گنہگار ہوگا.

اس لیے احتیاط اسی میں ہے کہ ایسا اسی وقت کرے جب رجوع کرنے کی تصریح کرلے، مثلا وہ اپنی بیوی کو کہے میں نے تجھ سے رجوع کرلیا، اور اس پر دو مسلمان گواہ بھی بنائے اور ان کے سامنے کہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی فلاں بیوی سے رجوع کرلیا ہے، پھر مباح کام میں سے جو چاہے کرلے"

دیکھیں : سبل السلام (267/2).

واللہ اعلم.